Lesson-9
(Notes)

فمتى يشد العبد ركائبه الى الرحمن

فقه القلوب

كتاب کا نام: موسوعة فقه القلوب فی ضوء القرآن والسنة

مؤلف: محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ التویجري

تدریس: ڈاکٹر فرحت ہاشمی

المقدمة (صفحه 15-17)

ماذا يفيد الأمة علم كالبحار في السعة، وكالجبال في العظمة، والقلوب منه فارغة، والجوارح منه خالية، وأثره في الحياة مفقود؟.ماذا ينفع البشرية من علوم كالجبال، وأعمال كالذر، وسبب ذلك: التفقه لغير الدين.. والتعلم لغير العمل.. وأكل الدنيا بالدين.. والتجمل بالعلم أمام الناس.. وفقد الإخلاص

امت کو وہ علم کیا فائدہ دیگا جو وسعت میں سمندروں کی طرح ہے اور بڑائی میں پہاڑوں جتنا؟ حالانکہ دل اس علم سے خالی ہیں، اور اعضاء اس سے خالی ہیں (عمل میں کچھ بھی نہیں) اور اس کا اثر زندگی میں مفقود ہے۔ انسانیت کو کیا فائدہ دیں گے وہ علوم جو پہاڑ کی طرح ہیں، اور اعمال جو ذرے برابر ہیں۔ اور اس کا سبب کیا ہے؟ دین کے علاوہ میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا (دین کو ایک طرف رکھ کر علوم کو سیکھنا).. اور عمل کی نیت سے علم حاصل نہ کرنا... دین کے ذریعے دنیا کھانا... اور علم کے ساتھ خوبصورتی اختیار کرنا (یعنی بہت سی ڈگریاں جمع کرنا)... صرف لوگوں کے سامنے علم سے خوبصورتی حاصل کرنا (محض دکھاوے کا علم حاصل کرنا، (ڈگریز جمع کر لینا مگر استعمال نہ کرنا)... اور اخلاص کا فقدان۔

إن العلم الإلهي أعز شيء في الحياة اصطفى الله له رسله، وعلمهم إياه، وأمرهم بتعليمه الناس، ليعبدوا الله وحده على بصيرة، فلا يؤخذ عليه أجر، ولا يكون حرفة يؤكل به حطام الدنيا، ويباع في الأسواق الرخيصة، وتقتل به الأوقات الثمينة، ويقدم للناس جسما بلا روح، وإناء بلا ماء، وألفاظًا بلا معنى.

بے شک الٰہی علم (قرآن و سنت) زندگی میں سب سے قیمتی چیز ہے۔ اللہ نے اس علم کے لیے اپنے رسولوں کو چن لیا، اور انہیں یہ سکھایا، اور انہیں حکم دیا کہ لوگوں کو اس کی تعلیم دیں تا کہ وہ بھی عبادت کریں اللہ کی اکیلے، اسی کی دلیل کے ساتھ، پس اس پر اجر نہ لیا جائے، اور یہ پیشہ نہ بن جائے کہ اس کے ذریعے دنیا کا چورا کھایا جائے (حقیر دنیا حاصل کی جائے)، اور بیچا جائے سستے بازاروں میں، اور اس کے ساتھ قیمتی اوقات قتل کیے جائیں (یعنی کئی کئی سال پڑھ کر مقصد صرف دنیا کمانا نہ رہ جائے) اور لوگوں کو ایسے جسم کے ساتھ پیش کیا جائے جس کی کوئی روح نہیں (یعنی علم کو ایسے نہ سکھایا جائے) اور برتن بغیر پانی کے، اور الفاظ بلا معنی۔

فمتى يشد العبد ركائبه إلى الرحمن وقد أفسد الأعداء عليه نيته وأعماله وأوقاته؟.

کب باندھے گا انسان اپنی سواری رحمن کی طرف، حالانکہ تحقیق دشمنوں نے اس کی نیت، اعمال اور اوقات کو بگاڑ دیا ہے (یعنی بس ایک ٹرینڈ چل پڑا ہے جس سے ہر کوئی دنیا یا دین کا مخصوص علم حاصل کر رہا ہے اور اس سے حاصل کچھ نہیں۔)

إنما الدنيا سوق واحد خرج الناس منها بما يضرهم أو ينفعهم، وخير المكاسب الطاعات، وشر المكاسب المعاصي، والناس في ذلك راتعون.

بے شک دنیا ایک بازار ہے، لوگ اس سے نکلتے ہیں ساتھ اس کے جو ان کو نقصان دیتا ہے یا نفع دیتا ہے، (اسی دنیا میں ہم نے رہنا ہے مگر نیت اور عمل سے اجر میں فرق پڑ جائے گا) اور بہترین کمائی اطاعت ہے، اور بری کمائی گناہ ہے، اور لوگ اس میں چر رہے ہیں (یعنی کوئی نیکی کما رہا ہے اور کوئی گناہ)

والله عز وجل أرسل إلى الأمم السابقة أنبياء ابتعثهم إلى قومهم خاصة، فكان منهم المؤمن والكافر.

اور اللہ عزوجل نے پچھلی امتوں کی طرف انبیاء کو بھیجا ان کو انکی قوم کی طرف خاص طور پر مبعوث کیا تو ان (قوموں) میں سے کوئی مومن تھا اور کوئی کافر۔

ثم إنه سبحانه بعث نبيه المصطفى المختار من جميع ولد آدم محمدا صلى الله عليه وسلم، وأرسله إلى جميع الثقلين الإنس والجن.

پھر اللہ سبحان تعالی نے بھیجا اپنے چنے ہوئے نبی کو آدم کی سب اولاد میں سے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو، اور ان کو انس و جن کے بوجھوں کی طرف بھیجا۔

فختم به الرسل.. ونسخ بملته جميع الملل.. وأرسله إلى خير الأمم.. وهي هذه الأمة.. بأحسن الشرائع وهي الإسلام.. وأنزل عليه أحسن الكتب.. بأحسن اللغات وهي العربية.

پھر انؐ پر رسول ختم کر دیئے،... اور آپ کی ملت کے ساتھ منسوخ کر دی باقی ملتیں..

(یعنی اب پچھلی قوموں کے طریقے نہیں چلیں گے بلکہ جو آپؐ نے بتایا اس پر عمل کرنا ہو گا). اور آپؐ کو بھیجا بہترین امتوں میں سے بہترین کی طرف (یعنی صحابہ کرام کی طرف).. اور یہی (بہترین) امت ہے... (اسے) بہترین شریعت کے ساتھ بھیجا اور وہ اسلام ہے... اور اس پر بہترین کتاب اتاری... زبانوں میں سے بہترین کے ساتھ اور وہ عربی ہے۔

وخصه سبحانه بهذا الدين الكامل.. والنعمة التامة.. واصطفاه على جميع الأنبياء والرسل.. فهو سيد الأولين والآخرين.. واتخذه خليلا ورسولاً.. فلا نبي بعده.. ولا شريعة بعد شريعته إلى يوم القيامة.

اور مخصوص کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کامل دین کے ساتھ۔۔ اور مکمل نعمت۔۔ اور چنا اسؐ کو تمام انبیاء اور رسولوں پر۔۔، آپؐ پہلوؤں اور پچھلوں کے سردار ہیں۔۔ اور آپؐ کو اپنا دوست اور رسول بنایا۔۔ تو آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔۔ اور آپؐ کی شریعت کے بعد کوئی شریعت نہیں قیامت کے دن تک۔

ولما كانت الدنيا ليست بدار قرار، ولكنها دار ابتلاء واختبار، ومجاز إلى دار الخلود، وتبين أنه لا فائدة في الدنيا إلا بالإيمان بالله، والعلم بما أمر الله ورسوله به، والعمل به، وتعليمه الناس في مشارق الأرض ومغاربها، ودعوة الخلق إليه، حتى لا تكون فتنة، ويكون الدين كله

اور جب کہ دنیا قرار کا گھر نہیں ہے، لیکن وہ آزمائش اور امتحان کا گھر ہے، اور ہمیشگی کے گھر کی طرف ایک گزر گاہ ہے، اور واضح ہو گیا کہ دنیا میں کوئی فائدہ نہیں مگر ایمان باللہ کے ساتھ، اور اس چیز کا علم فائدہ مند ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، اور اس علم پر عمل کرنا، اور لوگوں کو اس کی تعلیم دینا زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں (دنیا کے کونے کونے میں)، اور مخلوق کو اس کی دعوت دینے میں، یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور ہو جائے دین سارے کا سارا اللہ کے لیے۔

لذا فكل ما يتنافس فيه الناس من أمور الدنيا، وملاحقة الشهوات، واتباع الأهواء، وعبادة المال، كله غرور وباطل، يعرِّض العبد للعقوبة والألم، ويملأ قلبه بالوحشة والحسرة في الدنيا والآخرة

اس لیے لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں ہیں دنیا کے کاموں میں، خواہشات کی تکمیل، خواہشات کے اتباع، اور مال کی عبادت میں، یہ سب کے سب دھوکہ اور باطل ہیں، ان سب چیزوں کا انجام سزا اور تکلیف ہے، دنیا اور آخرت میں بندے کا دل وحشت (ڈپریشن) اور حسرت سے بھر جاتا ہے۔ (انسان حسرت کرتا ہے کہ میں نے اپنا وقت کیوں ٹھیک نہیں گزارا۔)

وأكثر ما يطالعه الناس سوى القرآن والسنة، وكلام سلف الأمة، من المكتوب والمسموع والمرئي، أكثره لغو وغثاء، وشغل للأوقات بما لايفيد، وليس فيه إلا تضييع الزمان، وتشتيت الأذهان، وجلب العداوة بين الإخوان، ومزاحمة كلام الرحمن، وسنة سيد الأنام، وعمارة الدنيا، والزهد في أعمال الآخرة، ونقل عوام المسلمين من اليقين والرغبة في العمل الصالح، إلى الشك والحيرة والنفرة والسأم والملل، والعكوف على اللهو والشهوات،

اور اکثر لوگ جو مطالعہ کرتے ہیں قرآن و سنت کے علاوہ، امت کے پہلے لوگوں کا کلام (صحابہ، تابعین اور تبع تابعین) جو کہ لکھا ہوا، سنا ہوا اور جو دیکھا جاتا ہے (audio, visual, book) ان سب کے علاوہ اکثر حصہ لغو اور بیکار ہے،(یعنی بہت سے فکشن، ناول، اخبار وغیرہ لغو باتوں سے بھرے ہیں) اور اوقات کا مشغول کرنا جو فائدہ نہیں دیتا، اور نہیں ہے اس میں مگر وقت کا ضائع کرنا، اور ذہنوں کا پراگندہ کرنا (بکھرے ہوئے ذہن)، بھائیوں کے درمیان دشمنیاں کھینچنا (جب انسان لغوبات اور کام میں پڑتا ہے تو آپس میں رنجشیں ہو جاتی ہیں) اور رحمان کے کلام کے ساتھ مزاحمت کرنا (بحثیں کرنا), اور سید الانام (سب انسانوں کے سردار محمدؐ) کی سنت (کو resist کرنا) اور دنیا کو آباد کرنا اور آخرت کے اعمال سے بے نیازی اور مسلمانوں کے اعمال کو یقین اور عمل صالح کی رغبت سے نکال کر شک اور حیرت میں ڈالنا اور نفرت اور بوریت میں بدل دینا، لغو اور خواہشات کی تکمیل میں جم کر بیٹھنا، اور اللہ کے احکام کو ضائع کرنا۔

لذا كان أفضل ما تنفق فيه الأنفاس، وتشتغل به الأمة، وتصرف له الأفكار والأوقات، هو طاعة الله ورسوله، وإحياء سنن الحق في كل مكان، وإماتة طوالع الفجور والبدع:

اس لیے سب سے افضل چیز جس میں سانس لگائے جائیں (یعنی زندگی لگائی جائے) اور امت اس میں مشغول ہو جائے اور اس کے لیے سوچ بچار اور اوقات لگا دیئے جائیں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے، اور زندہ کرنا حق کی سنتوں کا ہر جگہ پر۔(یعنی ہر جگہ پر حق بات کو عام کرنا) اور گناہوں فسق و فجور اور بدعت کے خوشوں کو ختم کرنا۔

ببيان ما يرجو به المرء العاقل هدى الخلق.. وإنقاذهم من حيرة الشك وظلمة الباطل.. وإخراجهم بإذن الله من الظلمات إلى النور.. ببيان الحق الذي أمر الله به.. وهداية الناس إلى الصراط المستقيم كما قال سبحانه:

وَ مَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (۳۳ :فصلت)

(اہم ترین چیز جس میں زندگی خرچ کی جائے) اس چیز کے بیان کے ساتھ جس کے ذریعے عقلمند انسان امید رکھتا ہے مخلوق کی ہدایت کی اور ان کو شک کی حیرت سے بچانا اور باطل کی ظلمت سے، اور اللہ کے اذن سے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالنا، حق بیان کر کے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اور لوگوں کو صراط المستقیم کی راہ دکھانا۔ جیسے اللہ سبحانہ تعالی کا فرمان ہے: اور اس سے بڑھ کر اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور خود اچھے کام کرے اور کہے کہ بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

وقال النبي صلى الله عليه وسلم:من دعا إلى هدى، كان له من الأجر مثل أجور من تبعه، لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا,ومن دعاإلى ضلالة,كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه ، لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا»(أخرجه مسلم)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف دعوت دی اس کے لیے ان لوگوں کے اجر کی طرح ہی اجر ہو گا جنہوں نے اس کی پیروی کی، اور یہ ان کے اجروں میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا اور جس نے لوگوں کو گمراہی کی طرف بلایا اس پر ان کے گناہوں کی طرح گناہ ہو گا جو اس کی پیروی کریں یہ ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی نہیں کرے گا۔

سیکھنے کی باتیں

▪ علم پر عمل نہیں تو وہ محض knowledge ہے۔

▪ ہماری زندگی کے مقاصد درست نہیں ہے، مرضی کی تعلیم، مرضی کی جاب اور مرضی کی شادی ہوگئی تو ہم سمجھتے ہیں کہ کامیاب ہوگئے، سیٹل ہوگئے لیکن ذرا سوچیں کہ ان سب کا اختتام کیا ہوگا۔

▪ بحثیت ایک امت اور مسلمان کے جو ہم پر ذمہ داری ہے اس کا احساس تک نہیں ہے کیونکہ ہم نے دنیا کو دار قرار سمجھ لیا ہے۔

▪ ہمیں پیغمبروں کے کام، ان کے مشن کو پورا کرنے کے لیے جینا ہے۔

▪ ہم میں سے کتنے لوگوں کو اپنا مقصد زندگی پتہ ہے۔

▪ جب تک دنیا کا آخری شخص بھی مسلمان نہیں ہو جاتا ہمارا کام ختم نہیں ہوتا۔

▪ اب پیغمبروں نے نہیں آنا تو امت مسلمہ نے یہ کام کرنا ہے۔

▪ مال کا غلام بننا انسان کو دھوکہ میں مبتلا کرتا ہے کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ ان چیزوں کو پا کر وہ کامیاب ہو جائے گا لیکن ان چیزوں کو حاصل کرنے کے بعد اس کی خوشی ماند پڑ جاتی ہے۔

▪ دنیا میں اتنا نہ کھوئیں کہ آخرت بھول جائیں۔

سیکھنے کی باتیں

▪ اپنی آخرت کے لیے کچھ ٹارگٹ سیٹ کریں، ان کے لیے کام کریں اور دوسری چیزوں کو اس کے ساتھ لیکر چلیں۔

▪ دنیا کی کسی چیز کو پانے کے لئے انسان جتنی کوشش کرتا ہے اس کی اتنی حیثیت نہیں ہے اس لیے دنیا کی حقیر چیزوں کو پانے میں اتنا نہ کھوئیں کہ آخرت بھول جائے یا بحثیت مسلمان اپنے فرائض فراموش کر دیں۔

▪ لوگوں کی اکثریت فائدہ کی چیزیں کم پڑھتے ہیں. جو پڑھتے ہیں اس سے حاصل کیا کیا یہ نہیں دیکھتے۔

▪ فیس بک وغیرہ پر میسج کرنے میں جتنا وقت گزارتے ہیں اس کو کسی نفع مند کام میں لگانا چاہیئے اتنی دیر میں ایک پوری سورت یاد ہو سکتی ہے۔

▪ دنیا کی خبریں اور معلومات کے لیے ایک مخصوص وقت مقرر ہو نہ کہ ہر وقت نیٹ پر سرفنگ کرتے رہیں۔

▪ لغو وہ ہے جس میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا۔

▪ ہم ذرا سوچیں کہ ہماری دعوتوں میں کیا باتیں ہوتی ہیں، صرف ہنسی مذاق یا عموما کھانے اور دیگر چیزوں پر تبصرے ہوتے رہتے ہیں۔

سیکھنے کی باتیں

- کتنے لوگوں کی آخرت رسک پر ہے اور ہمیں پرواتک نہیں کہ ان تک دین کی بات پہنچائیں۔
- بات کریں تو ایسی جس میں لوگوں کی ہدایت کا سامان ہو۔
- باتیں برائے باتیں ہی نہیں کرتے جانا چاہیے بلکہ ہر بات کے پیچھے کوئی مقصد ہونا چاہیے۔
- سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ انسان اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے اور لوگوں کو اس کی طرف بلائے۔
- آخرت کا دن بہت مشکل ہے لیکن اس سے متعلق کس قدر جہالت پھیلی ہوئی ہے اور ایمان والے کیا کر رہے ہیں؟
- بہت احتیاط سے زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جو ہم بتائیں گے اس کے اثرات ہم تک بھی پہنچیں گے۔

Website Link

http://www.alhudamedia.com/Media/Tarbiyyah/Fiqh_al-Qulub/Fiqh_al-Qulub-0009-Al-Muqaddimah_Fa_Mata_Yashuddu_al-Abdu_Rakaibahu_Ila_al-Rahmani_Page_15-17.mp3